

27090- اپنی یا کسی دوسرے کی جانب سے حج کا مختصر طریقہ، اور حج کی اقسام

سوال

میں اس سال اپنے فوت شدہ والد کی جانب سے حج کرنا چاہتا ہوں، یہ علم میں رہے کہ میں نے اپنا حج کئی برس پہلے کر لیا تھا، میری گزارش ہے کہ آپ حج کرنے کا افضل اور بہتر طریقہ سنت کے مطابق بیان کریں، اور حج کی اقسام میں کیا فرق ہے؟ اور ان اقسام میں سے کوئی قسم افضل اور بہتر ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

ذیل میں سنت صحیحہ کے مطابق حج کا مختصر طریقہ دیا جاتا ہے:

1- حاجی آٹھ ذی الحجه کو مکہ یا حرم کے قریب سے احرام باندھے، اور حج کا احرام باندھتے وقت وہی کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت کیے جاتے ہیں، مثلاً غسل کرے اور خوبصورت کرے، اور حج کی نیت سے احرام باندھ کر تلبیہ کرے، اور حج کا تلبیہ بھی وہی ہے جو عمرہ کا تلبیہ تھا، صرف اتنا ہے کہ وہ بلیک عمرہ کی بجائے بلیک جما کرے، اور اگر کسی مانع کا خطرہ ہو جو سے حج مکمل نہ کرنے دے تو شرط لگاتے ہوئے یہ الفاظ کہے:

"وان جسمی حابس فحلی حیث جستمنی"

اگر مجھے روکنے والی چیز نے روک دیا تو جہاں مجھے روکا گیا وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہے.

اور اگر کسی مانع کا خدشہ نہ ہو تو پھر شرط لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.

2- پھر منی کی طرف روانہ ہو اور وہاں رات بسر کرے، اور نماز پہنچانے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں ہی ادا کرے.

3- نومارنگ کا سورج طلوع ہونے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہو اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازوں جمع تقدیم (یعنی ظہر کے وقت میں) اور قصر کر کے ادا کرے، اور پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا، اور استغفار کرنے کی زیادہ کوشش کرے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے.

4- جب سورج غروب ہو جائے تو مزدود کی طرف روانہ ہو اور مغرب اور عشاء کی نمازوں میں مزدلفہ پہنچ کر ادا کرے، اور پھر نماز فجر تک وہیں رات بسر کرے، اور نماز فجر کے بعد طلوع شمس سے قبل تک اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعا کرے.

5- پھر حمرہ عقبہ جو کہ آخری اور مکہ کی جانب سے کوئی نکریاں مارنے کے لیے وہاں سے منی کی طرف جائے، اور اسے مسلسل سات کنکریاں مارنے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کرے، اور یہ کنکری تقریباً کھجور کی گھٹلی کے برابر ہونی چاہیے.

پھر قربانی ذبح کرے، جو کہ ایک بحری، یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ہے.

7- پھر مرد اپنا سر منڈائے اور عورت اپنے بال تھوڑے سے کٹوائے نہ کہ منڈوائے، اور عورت کو اپنے سارے بالوں میں سے ایک پورے کے برابر کٹا ہو گئے۔

8- پھر حج کا طواف کرنے کے لیے مکہ جائے۔

9- پھر منی میں واپس وہ راتیں بسر کرے، یعنی گیارہ، بارہ ذوالحجہ کی راتیں، اور ہر دن زوال ہو جانے کے بعد تینوں حمرات کو لنگریاں مارے، ہر حمرہ کو سات لنگریاں ماریں گے، اور حمرہ صفری یعنی چھوٹے سے لنگری مارنی شروع ہو گئی، جو کہ مکہ سے دور ہے، پھر درمیانے کو مارے، اور ان دونوں کے بعد دعاء کرے، اور پھر حمرہ عقبہ کو لنگریاں مارے لیکن اس کے بعد دعاء نہ کرے۔

10- جب بارہ تاریخ کی لنگریاں مارے اور وہ جلدی کرنا چاہے تو غروب آفتاب سے قبل منی سے نکل جائے، اور اگر چاہے تو اس میں تاخیر کرتے ہوئے تیرہ تاریخ کی رات منی میں بسر کے اور زوال کے بعد تینوں حمرات کی رمی کرے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، اور تیرہ تاریخ تک تاخیر کرنا افضل ہے لیکن واجب نہیں، لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہو جائے اور وہ منی سے نہ نکل سکے تو اس صورت میں اسے تیرہ تاریخ کی رات بھی منی میں ہی بسر کرنا ہو گی حتیٰ کہ نزول کے بعد رمی حمرات کر کے منی سے آنا ہو گا۔

لیکن اگر بارہ تاریخ کا سورج غروب ہونے کے وقت وہ منی میں ہی ہو اور یہ اس کے اختیار کی بنا پر نہ ہوا ہو مثلاً وہ جانے کے تیار ہو کر گاڑی پر سورج ہو چکا ہو لیکن رش کی بنا پر وہاں سے نہ نکل سکے تو پھر اس کے لیے تیرہ تاریخ تک رکنا لازم نہیں کیونکہ غروب آفتاب تک تاخیر اس کے اختیار کے بغیر ہوتی ہے۔

11- جب یہ ایام ختم ہو جائیں اور وہ اپنے ملک یا علاقہ کی طرف سفر کرنا چاہے تو بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ جائے، صرف حائضہ اور نفاس والی عورت اس میں شامل نہیں کیونکہ ان دونوں پر طواف وداع نہیں ہے۔

12- اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج تمتیح کر رہا ہو چکا ہے وہ اس کا قریبی ہو یا کوئی دوسرا شخص تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس نے اپنا فرضی حج کیا ہوا ہو، اور حج کا طریقہ وہی ہو گا صرف نیت میں فرق ہے کہ وہ اس شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتے ہوئے تبلیغ میں اس شخص کا نام پکارتے ہوئے بلکہ عن فلان کے گا، اور پھر حج میں اپنے اور اس شخص کے لیے دعاء کرے گا۔

حج کی اقسام تین ہیں :

دو م:

حج تمتیح، حج قرآن، حج افراد۔

حج تمتیح :

حج کے میتوں شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ کے دس دن میں عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ سے فارغ ہو کر مکہ سے ہی یوم ترویہ یعنی آخر ٹھنڈہ تاریخ کو حج کا احرام باندھا جائے۔

حج قرآن :

یہ عمرہ اور عمرہ کا انٹھا احرام باندھا جاتا ہے، اور حاجی یوم الحجہ یعنی دس ذوالحجہ کے دن احرام سے حلال ہو گا، یا پھر عمرہ کا احرام باندھے اور پھر طواف شروع کرنے سے قبل حج کو بھی اس میں شامل کر لے تو اسے حج قرآن کہتے ہیں۔

حج افراد:

میقات یا پھر اگر کم میں مقیم ہو تو کم سے حج کا احرام باندھے یا میقات کے اندر رہتا ہو تو وہیں سے ہی احرام باندھے اگر اس کے ساتھ قربانی ہو تو یوم النحر تک احرام کی حالت میں ہی رہے، لیکن اگر قربانی ساتھ نہ ہو تو اس کے لیے حج کو فتح کر کے عمرہ میں بدنام شروع ہے، تو اس طرح وہ طواف اور سعی کر کے بال چھوٹے کرو اک حلال ہو جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھنے والے صحابہ کو حکم دیا تھا جن کے ساتھ قربانی نہ تھی۔

اور اسی طرح حج قرآن کرنے والے کے ساتھ بھی اگر قربانی نہ ہو تو اس کے لیے بھی حج کو فتح کر کے عمرہ میں بدنام شروع ہے، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

اور ان سب میں سے افضل ترین حج تھا ہے، جو قربانی ساتھ لیکر نہ گیا ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو اس کا حکم بھی دیا اور اس کی تاکید بھی کی۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ حج اور عمرہ کی مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کی حج اور عمرہ کے متعلق کتب کا مطالعہ کریں، یہ کتب آپ کو شیخ ابن عثیمین کی ویب سائٹ مل سکتی ہیں۔

واللہ اعلم۔